خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 17۔ نومبر 1996ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 262 | اتوار 5 رجب۔ 1417ھ 17 نبوت 1375ہش 17 نومبر 1996ء

تمہاری تدابیر خدا کی مدد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتیں

اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے (اگر اللہ نے چاہا) بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی اور آخری بڑی حسرت سے مروگے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو جس قدر خدا تعالیٰ کے اقتدار اور سطوت کا علم ہو گا اور جس قدر یقین ہو گا کہ اس کی نافرمانی کرنے کی سخت سزا ہے اسی قدر گناہ اور نافرمانی اور حکم عدولی سے اجتناب کرے گا۔ دیکھو۔ بعض لوگ موت سے پہلے ہی مر رہے ہیں۔ یہ اخیار، ابدال اور اقطاب کیا ہوتے ہیں؟ اور ان میں کیا چیز زائد آجاتی ہے؟ وہ یہی یقین ہوتا ہے۔ یقینی اور قطعی علم ضرور تاً" اور فطرتاً انسان کو ایک امر کے واسطے مجبور کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نسبت ظن کفایت نہیں کر سکتا۔ شبہ مفید نہیں ہو سکتا۔ اثر صرف یقین ہی میں رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا یقینی علم ایک ہیبت ناک بجلی سے بھی زیادہ اثر رکھتا ہے۔ اسی کے اثر سے تو یہ لوگ سر ڈال دیتے اور گردن جھکا دیتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ جس قدر کسی کا یقین بڑھا ہوا ہو گا اسی قدر وہ گناہ سے اجتناب کرتا ہو گا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 594)

سال نو کے اعلان پر ثواب کا ایک نادر موقعہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اعلان سال نو تحریک جدید کے بعد فراہمی وعدہ جات کی مہم میں ہر مخلص احمدی حصہ لے کر دوہرے ثواب سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد ہے۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد صدیق میمن صاحب سابق قائد علاقہ سکھر کی والدہ محترمہ رحمت خاتون صاحبہ بعمر 85 سال مورخہ 11۔ اکتوبر 1996ء کو اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ کا جنازہ مورو میں مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ بعدہ تدفین کے لئے آپ کا جسد خاکی قمر آباد لے جایا گیا جہاں مکرم حافظ عبدالرحمان صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد محترم امیر صاحب ضلع نوشہرو فیروز نے دعا کروائی۔ موصوفہ نہایت مہمان نواز اور فدائی احمدی خاتون تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ پروفیسر (ر) سید افتخار حسین شاہ صاحب گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرہ سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری مورخہ 19 ستمبر 1996ء پانچ ماہ کی علالت کے بعد ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ موصوف سید محمد حسین شاہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سمندری کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ہر وہ خرچ جو طاقت سے بڑھ کر ہے شیطان کی راہ میں خرچ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہ یاد رکھنا (-) کہ جتنی طاقت ہے اس سے آگے نہیں بڑھنا کیونکہ اگر تم نے طاقت سے بڑھ کر خرچ کیا تو خدا کی خاطر یہ خرچ نہیں ہو گا۔ یہ نفس کی خاطر ہوا کرتا ہے جو خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر نہیں کیا کرتے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قانون بنایا ہے کہ جتنا میں تمہیں دیتا ہوں اس سے زیادہ میں مانگتا ہی نہیں تو اگر خدا کا قانون یہ ہے کہ جتنا میں تمہیں دوں اس سے زیادہ میں مانگتا ہی نہیں تو آپ کون ہیں جو خدا کے دیئے ہوئے سے بڑھ کر اسے دینے کی کوشش کریں۔ اس لئے ہر وہ خرچ جو طاقت سے بڑھ کر ہے وہ شیطان کی راہ کا خرچ ہے اور ثابت کر دیتا ہے کہ خدا کا یونہی نام تھا اصل میں نفس کی خاطر خرچ ہو رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) دیکھو حد سے زیادہ اسراف سے کام نہ لینا کہ کھلے خرچ کرتے پھرو اس بہانے کہ خدا نے فرمایا ہے اقرباء کے لئے خرچ کرو مسکینوں کے لئے خرچ کرو مسافروں کے لئے خرچ کرو بعض لوگ سبیلیں لگوا دیتے ہیں اور کئی قسم کے ایسے کام کرتے ہیں۔ اگر یہ تمہاری توفیق سے بڑھ کر ہوا اور حد سے زیادہ ہوا اور توازن بگڑ گئے تو فرمایا (-) پھر تو تم شیطان کے دھوکے میں آ گئے اس کے چنگل میں پھنس گئے کیونکہ مبذر شیطان کا بھائی ہوتا ہے۔ (-) یعنی کئی قسم کے شیطانوں کا بھائی ہوتا ہے۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ (-) ایک جگہ شیطان فرمایا ہے ایک جگہ شیاطین فرمایا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ وہ شیاطین اچانک ایک شیطان کیسے بن گئے کیونکہ فرماتا ہے (-) اسراف کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے یہ تو شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا تھا۔ تو دراصل شیطان کی تمثیل پر جو انسان پیدا ہوتے ہیں وہ ہمیشہ نفس کی خاطر خرچ کرنے والوں کو گھیر لیا کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ خائب و خاسر رہتے ہیں، بد انجام کو پہنچتے ہیں۔ وہ جو ان کے ماں باپ نے محنت سے کمائے تھے وہ سب چیزیں ضائع کر بیٹھتے ہیں تو ایک شیطان نہیں کئی شیاطین لگ جاتے ہیں۔ ان کے ارد گرد جو ٹولہ ہے وہی ان کی بڑی تعریفیں کر رہا ہوتا ہے۔ کہتا ہے واہ جی واہ کوئی خرچ سیکھے تو آپ سے سیکھے۔ کیا بات ہے آپ نے تو مہمان نوازی کی حد ہی کر دی اور اس طرح آپ نے خرچ کیا اور بڑی شہرت ہوئی۔ آپ نے جو اپنی بیٹی کی شادی کی ہے بہت ہی مشہور ہوئی ہے کتنا لوگ باتیں کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں بلے بلے شادی ہو تو یوں ہو۔ اور اس طرح پاگل بنا بنا کے ان کی جائیدادیں بکوا دیتے ہیں، ان پر قرضے چڑھوا دیتے اور جب سب کچھ ہاتھ سے جاتا ہے تو آپ بھی ہاتھ سے چلے جاتے ہیں۔ پھر وہ اگر ان کا

باقی صفحہ 2 پر

اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

17- نبوت 1375 ھش 17 - نومبر 1996ء

روحانی سفر اور راستے کی مشکلات

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انسان کا دل جب بھی خدا کی طرف رجوع کرے خدا اس کا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ کوئی بھٹکا ہوا انسان سیدھے راستے پر آجائے۔ کوئی اس کی مخالف سمت جانے والا شخص اس کی طرف آنے لگے۔ لیکن زندگی یا یوں کہئے کہ روحانی زندگی کے سفر کا یہ پہلا قدم ہے۔ پہلا قدم تو کبھی انسان کو منزل تک نہیں پہنچاتا پہلے قدم کے بعد دوسرا قدم۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا اور پھر تسلسل کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔ راستہ چاہے کیسا ہی ہو اگر منزل تک جانا مقصود ہے تو راستے کی آسانیوں میں سے بھی گزرنا پڑے گا اور مشکلات میں سے بھی۔ خارزار ہو تب بھی گزرنا پڑے گا اور چمنستان ہو تب بھی اس میں سے گزرنا پڑے گا۔ یعنی ہر قسم کے حالات میں سے گزرتے ہوئے اس سفر کو اختیار کئے رکھنا پڑے گا۔ اگر پہلا قدم لے لیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ ابھی منزل نہیں آئی اور مایوس ہو کر چھوڑ دیا جائے۔ سفر ہی ترک کر دیا جائے یہ انسان کی انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ راستے میں انسان پھسل تو سکتا ہے لیکن اگر اس نے عزم کیا ہوا ہو کہ منزل پر ضرور پہنچنا ہے تو پھسلنے کے بعد وہ پھر کھڑا ہو کر سفر شروع کر دیتا ہے۔ اور اس طرح سفر کو جاری رکھتے ہوئے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ اور جب پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے تو اس کی ساری مشکلات اس کے لئے ایک خوشی کا باعث بن جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس بات کی توفیق دی کہ وہ ان مشکلات میں سے کامیابی کے ساتھ گزر جائے۔ اور وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ ہر طرح کی مشکلات کے باوجود وہ اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو گیا ہے۔

دنیوی زندگی کا بھی تو یہی حال ہے۔ راستہ اتنا صاف نہیں ہوتا کہ انسان آنکھیں بند کر کے اس پر چلتا رہے۔ مشکلات آتی ہیں' کچھ لوگ مشکلات کو سر کر لیتے ہیں اور اپنا مقصد حاصل کر لیتے ہیں۔ کچھ لوگ مشکلات کے نیچے دب جاتے ہیں اور انہیں چلنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ وہ پھر اٹھ کر کھڑے ہی نہیں ہو سکتے اور مایوسی ان کو اس طرح گھیر لیتی ہے کہ ان کے مقاصد ان کی نظروں سے اوجھل ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ ہر بات وہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن بہرحال جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر انسان مشکلات کو سر کرتا چلا جائے تو اس کی منزل اسے ضرور مل جاتی ہے۔

دنیاوی زندگی اور روحانی زندگی متوازی چلتی ہیں جو کچھ ادھر ہوتا ہے وہی اُدھر ہوتا ہے۔ جس طرح یہاں کوشش کرنی پڑتی ہے اسی طرح وہاں کوشش کرنی پڑتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان عزم کر لے اور پہلا قدم اٹھائے اور پھر اس کے بعد تسلسل کے ساتھ سفر کرتا رہے تاکہ وہ اپنی منزل کی طرف جانے کے عمل کو محسوس کر سکے اور اس کے دل میں یہ خواہش بڑھتی رہے کہ اب میں منزل کے قریب آ گیا ہوں۔ اب میں منزل پہ پہنچنے والا ہوں۔ یہ بات بھی امید کو جلا بخشتی ہے۔ قدم کو تیز تر کر دیتی ہے۔ بڑی سے بڑی مشکل کو بھی سر کر لینے کی ہمت دے دیتی ہے۔

پس بات یہ یاد رکھنے والی ہے کہ سفر دنیوی ہو یا روحانی اس میں مشکلات کا امکان ہے۔ امکان ہی نہیں بلکہ مشکلات لازمۂ سفر ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے تو فرمایا ہے کہ جس کی راہ میں مشکلات نہیں آتیں اور وہ ان مشکلات کو سر نہیں کر لیتا اسے مزا ہی نہیں آتا۔ یہ دونوں راستے ایسے ہیں کہ کہیں آسانی ہے اور کہیں مشکل۔ مشکل سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ مشکل کو ہر رنگ میں سر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض لوگ روحانی امور میں اس بات کے خواہاں ہوتے ہیں کہ انہوں نے پہلا قدم اٹھایا ہے تو یہ ایک قدم ہی انہیں منزل تک پہنچا دے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ پھونک مار کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکے۔ حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ پہلا قدم اس سفر کا پہلا ہی قدم ہے اور اس سے آگے راستہ طے کرنے کی ضرورت ہے۔ پھونک مار کر اگر یہ سب کچھ ہو جاتا ہو تو حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا مزا بھی نہیں آئے گا۔ زیادہ مزا تو اس وقت آتا ہے جب کبھی کسی بڑی مشکل سے گزر کر انسان سفر جاری رکھتا ہے۔ اس طرح اس کے دل کو سہارا بھی ملتا ہے اس کی امید روشن تر بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس نے محنت کی ہے اور اب اس محنت کا اسے اجر ملے گا۔ جو اجر محنت کے بعد ملتا ہے وہ یقیناً زیادہ میٹھے پھل کی طرح ہوتا ہے۔ اور اگر پھل یونہی جھولی میں آگرے تو اس کی قدر بھی نہیں کی جاتی اور اس کا اتنا مزا بھی نہیں آتا۔

پس روحانی امور میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ انسان ہر طرح کے حالات میں سے گزرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اس کا لسانی اقرار اس کو عمل پر آمادہ کرے۔ اگر صرف منہ ہی سے بات کرتا رہے اور سمجھے کہ ادھر میں نے بات کی اور ادھر میرا مقصد حل ہو گیا تو یہ ناممکنات میں سے ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ کبھی اصلاح کا منہ نہیں دیکھتے۔ اصلاح کا تقاضا یہ ہے کہ ایک بات کو چھوڑا جائے۔ اور دوسری بات کو اختیار کیا جائے۔ اور جس بات کو چھوڑا جاتا ہے اس کے چھوڑے جانے میں انسان کسی قدر تکلیف محسوس کرتا ہے۔ آخر وہ بات ایک لمبے عرصے تک اس کی زندگی کا ایک حصہ رہی اب اسے چھوڑ کر دوسری طرف رخ کر لینا کوئی آسان بات نہیں لیکن وہ جب تک ایسا نہ کرے اس وقت تک اس کی منزل نہیں ملتی۔ منزل صرف اصلاح کی ہو یا کوئی اور' منزل دنیوی ہو یا دینی' منزل پانے کا طریق یہی ہے کہ پختہ عزم کے ساتھ چلتا رہے۔ مشکلات آئیں تو سر کرے۔ اور کسی صورت بھی مایوس نہ ہو۔ بلکہ ہر لمحہ' ہر قدم' پر اور ہر مشکل کے دوران اپنی امید کو اور اجاگر کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے عزم کو اور پختہ کر لے اور یہ بات کوئی ایسی مشکل بھی نہیں اگر وہ ہر لمحہ اور ہر قدم پر خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ پہلا قدم جو میں نے اٹھایا تھا اس کو کامیاب کرے' جو عزم میں نے کیا تھا اسے پختہ سے پختہ تر کرتا چلا جائے اور منزل اس کے قریب سے قریب آتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے سفر کو کامیابی کے ساتھ طے کر سکیں۔ مشکلات بے شک پہاڑ کی طرح ہوں لیکن مایوس نہ ہوں۔

بقیہ صفحہ 1

دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو دوسرے دروازے سے باہر نکل جائیں گے۔ یہ شیاطین ہیں۔

اور شیطان کی جہاں خصلت کی بات کی گئی ہے وہاں اکیلا شیطان استعمال فرمایا۔ ایک شیطان ہوں یا دو ہوں یا دس ہزار ہوں شیطان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے رب کا ناشکرا ہوا کرتا ہے۔ اور کسی چیز کو محل پر نہ خرچ کرنا یہ بھی ناشکرا پن ہے۔ بے محل استعمال کرنا یا جتنی طاقت ہے اس سے بڑھ کر استعمال کرنا یہ بھی ناشکرا پن ہے۔ شیطان نے جتنی صلاحیتیں خدا نے اس کو دی تھیں ان کو بے محل استعمال کیا یہ اس کا ناشکرا پن تھا ورنہ صلاحیتیں بہت تھیں۔ تھا تو آگ سے پیدا ہوا ہوا لیکن یہ صلاحیتیں نہ ہوتیں تو ساری دنیا پر اپنے دھوکے کے ذریعے اتنا بڑا کنٹرول' اتنا عروج کیسے حاصل کر لیتا۔ اکثر خدا کے بندے جو اصل میں اس کے بندے نہیں تھے ان پر قبضہ کر بیٹھا ہے اور دنیا کو فساد سے بھر دیا ہے۔

(از خطبہ 12- اپریل 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

منا ز با کُلّہٴ سبز و خرقہٴ پشمیں
کہ زیرِ دلق ملمع فریب ہا باشد

سبز کلاہ اور اونی خرقہ پر ناز نہ کر کہ نمائشی گدڑی کے نیچے بہت سے فریب ہوتے ہیں۔

ز دست و بازوئے آں مرد خدمتے آید
کہ سوختہ دل و جاں از پئے ہُدیٰ باشد

وہی مرد ایسے دست و بازو کے ساتھ خدمت کر سکتا ہے جس کے دل و جان ہدایت کے لئے پر سوز ہوں

کسیکہ دل ز پئے خلق سوزدش شب و روز
محقق است کہ اُو خادم الوریٰ باشد

جس کا دل مخلوق کی خاطر دن رات بے چین رہے یہ ثابت شدہ بات ہے کہ وہی لوگوں کا خادم ہوا کرتا ہے۔

نہیب حادثہ بنیادِ دیں ز جا ببرد
اگر زِ ملّتِ ما ظلِّ شاں جُدا باشد

حادثات کی غارتگری دین کی بنیاد کو ہلا دے اگر ہمارے مذہب سے ان لوگوں کا سایہ الگ ہو جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کی طرف توجہ مبذول فرمانا چاہتے ہیں کہ دین کی خدمت کے لئے دل میں جذبہ ہونا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسان اگر ایسا لباس پہن لے جسے عام طور پر روحانی اونچے لوگوں کا لباس کہا جاتا ہے یعنی سبز کلاہ اور اونی خرقہ تو اس پر ہرگز ناز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ لباس انسان کے لئے گدڑی بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ انسان لباس سے نہیں بلکہ جو کچھ اس کے اندر ہے اس سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر اس کے دل میں نیک خیالات ہیں تو لباس چاہے کیسا ہی ہو وہ نیک سمجھا جائے گا۔ اور اگر اس کا لباس بہت قیمتی ہے لیکن اس کے خیالات اچھے نہیں ہیں لوگ کسی صورت بھی اس کو اچھا انسان کہنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

اور جہاں تک خدمت دین کا تعلق ہے اس کے لئے تو سراسر دل کا جذبہ ہی درکار ہے اگر دل میں یہ جذبہ ہو کہ دین کی خدمت کی جائے تو انسان ہر وہ بات کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جس سے دین کا تعلق ہو۔ اسے دوسرے انسانوں سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے وہ ان کے کام آتا ہے وہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اور ایسے ہی شخص کو کہا جا سکتا ہے کہ لوگ صحیح معنوں میں پسند کرتے ہیں۔ ایسا شخص کوئی کام بھی اپنی بڑائی کے لئے نہیں کرتا۔ بلکہ اس لئے کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کا خادم ثابت کر سکے۔ اگر اس قسم کے خدام دین موجود نہ ہوں تو دین کی بنیاد ہل جاتی ہے۔ دراصل یہی وہ نیک لوگ ہیں جن سے دین قائم رہتا ہے اور جو دین کو لے کر آگے چلتے ہیں۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دلوں میں دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے اور پھر اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنے روحانی مدارج بھی بڑھائے جائیں اور دین کا حلقہ بھی وسیع سے وسیع تر کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے دلوں میں دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کر سکیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ کبھی ریشم کے کیڑے کی مادہ بے نر کے انڈے دے دیتی ہیں۔ اور ان میں سے بچے نکلتے ہیں۔ بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھا اور آدھا چوہا بن گیا۔ حکیم فاضل قرشی یا شائد علامہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک بیمار ہم نے دیکھا جس کا کان بباعث ماؤف ہو کر بہرہ ہو گیا تھا۔ پھر کان کے نیچے ایک ناسور سا پیدا ہو گیا جو آخر دو سوراخ سے ہو گئے۔ اس سوراخ کی راہ سے وہ برابر سن لیتا تھا گویا خدا نے اس کے لئے دوسرا کان عطا کیا۔ ..... جالینوس سے سوال کیا گیا کہ کیا انسان آنکھوں کی راہ سے سن سکتا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ ہنوز تجربہ شہادت نہیں دیتا لیکن ممکن ہے کہ کوئی ایسی مشارکت کانوں اور آنکھوں کی مخفی ہو جو کسی ہاتھ کے عمل سے یا کسی سماوی موجب سے ظہور پذیر ہو کر اس خاصیت کے ظہور کا موجب ہو جائے۔ کیونکہ ابھی علم استدراک خواص مختتم نہیں۔ ڈاکٹر برنی آر نے اپنے سفر نامہ کشمیر میں پیر پنجال کی چڑھائی کی تقریب بیان پر بطور ایک عجیب حکایت کے لکھا ہے جو ترجمہ کتاب مذکورہ کے صفحہ 80 میں درج ہے کہ ایک جگہ پتھروں کے ہلانے جلانے سے ہم کو ایک بڑا سیاہ بچھو نظر پڑا۔ جس کو ایک نوجوان مُغل نے جو میری جان پہچان والوں میں سے تھا اٹھا کر اپنی مٹھی میں دبا لیا اور پھر میرے نوکر کے اور میرے ہاتھ میں دے دیا۔ مگر اس نے ہم میں سے کسی کو بھی نہ کاٹا۔ اس نوجوان سوار نے اس کا باعث یہ بیان کیا کہ میں نے اس پر قرآن کی ایک آیت پڑھ کر پھونک دی ہے اور اس عمل سے اکثر بچھوؤں کو پکڑ لیتا ہوں۔ اور صاحب کتاب فتوحات و فصوص جو ایک بڑا بھاری نامی فاضل اور علوم فلسفہ و تصوف میں بڑا ماہر ہے وہ اپنی کتاب فتوحات میں لکھتا ہے کہ ہمارے مکان پر ایک فلسفی اور کسی دوسرے کی خاصیت احراق آگ میں کچھ بحث ہو کر اس دوسرے شخص نے یہ عجیب بات دکھلائی کہ فلسفی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کوئلوں کی آگ میں جو ہمارے سامنے مجمر میں پڑی تھی ڈال دیا اور کچھ عرصہ اپنا اور فلسفی کا ہاتھ آگ پر رہنے دیا مگر آگ نے ان دونوں ہاتھوں میں سے کسی پر ایک ذرا بھی اثر نہ کیا۔ اور راقم اس رسالہ نے ایک درویش کو دیکھا وہ سخت گرمی کے موسم میں یہ آیت قرآنی پڑھ کر (-) زنبور کو پکڑ لیتا تھا اور اس کی نیش زنی سے بکلی محفوظ رہتا تھا اور خود اس راقم کے تجربہ میں بعض تاثیرات عجیبہ آیت قرآنی کی آچکی ہیں جن سے عجائبات قدرت حضرت باری جلشانہ معلوم ہوتے ہیں۔ غرض یہ عجائب خانہ دنیا کا بے شمار عجائبات سے بھرا ہوا ہے۔ جو دانا اور شریف حکیم گذرے ہیں انہوں نے اپنی چند معدود معلومات پر ہرگز ناز نہیں کیا اور وہ اس بات کو بہت بے شرمی اور گستاخی سمجھتے رہے ہیں کہ اپنے محدود تجربہ کا نام خدا تعالیٰ کا قانون قدرت رکھیں..... کیا جس نے یہ پُر بہار آسمان جو مہر و ماہ اور ستاروں کے چراغوں سے سج رہا ہے اور یہ رشک گلزار زمین جو رنگارنگ مخلوقات سے آباد ہو رہی ہے بغیر ایک ذرہ مشقت اٹھانے کے صرف اپنے ارادہ سے پیدا کر دیا اس کی قدرتوں کا کوئی انتہا پا سکتا ہے؟

اب ہم فائدہ عام کے لئے کچھ استجابت دعا کی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں سو واضح ہو کہ استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں بس یہی سبب سید صاحب کی غلط فہمی کا ہے اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلاء ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فناء کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس کے آستانے پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بار دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہیں۔

خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے۔ اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی (صلی اللہ علیہ وسلم) بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں..... اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

ایک اچھی بات

وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے۔

کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں (یعنی واقفینِ نو) کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ادریس بنگورا (سیرالیون)

احمدیہ جماعت سیرالیون کے ایک نہایت مخلص اور مستعد کارکن ڈاکٹر ادریس بنگورا نے روس سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی۔ وہیں شادی کی اور واپسی پر ان کے ساتھ ان کی بیگم اور ایک بیٹا سلمان بھی تھے۔ نائیجیریا میں پریکٹس کرتے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ احمدیہ جماعت کی طرف سے شائع شدہ احمدیہ نیوز اینڈ ویوز میں ایک خبر چھپی کہ فرانس میں ڈاکٹری کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹروں کو وظیفے دئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ادریس بنگورا نے یہ خبر پڑھی اور فوری طور پر درخواست دے دی۔ چنانچہ انہیں یہ وظیفہ مل گیا اور وہ فرانس میں مزید تعلیم کے لئے چلے گئے۔ یہی ڈاکٹر ادریس بنگورا ربوہ میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اس کے بعد قادیان جانے کی بھی آپ کو سعادت حاصل ہوئی سیرالیون واپس پہنچ کر آپ نے ربوہ کے جلسہ سالانہ اور قادیان کے متعلق جو کچھ کہا وہ آپ کے انتہائی اخلاص اور فہم و ذکاء پر دلالت کرتا تھا۔ ڈاکٹر ادریس بنگورا نے 1981ء میں ماہ نامہ تحریک جدید کے لئے لکھنا شروع کیا۔ جولائی 1981ء کے تحریک جدید کے شمارے میں ان کی ایک خبر شائع ہوئی۔ خبر کا متین یہ تھا۔

ڈاکٹر ادریس بنگورا ایم۔ ڈی۔ (آف سیرالیون) جو فرانس میں تین سالہ وظیفے پر سرجری کی تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں نے اطلاع دی ہے کہ یہ نہایت خوش قسمتی کی بات ہے کہ 20۔ فروری 1981ء کو آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدائی خبر کے متعلق فرانس میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ آپ نے ڈاکٹروں کو جو مختلف ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے بلایا اور انہیں بتایا کہ وہ دین حق کے ایک ایسے پہلو پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں جس کا پیش خبریوں سے تعلق ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ تو مجھے یقین نہیں کہ میں اس موضوع پر بہت اچھی طرح بول سکوں گا لیکن بہرحال جتنا کچھ میں نے اس پیش خبری حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق پڑھا ہے اور اس کے متعلق سوچا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو ضرور کہوں گا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ آپ نے جو تقریر کی وہ نہایت موثر ثابت ہوئی۔ سیرالیوان کی جماعت کی طرف سے شائع شدہ ایک بلیٹین احمدیہ نیوز اینڈ ویوز کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے حضرت امام جماعت الثانی کے اس پہلو پر تقریر کی۔ جو کچھ بلیٹین میں لکھا ہوا تھا وہ آپ نے پڑھ کر سنایا۔

ڈاکٹر صاحب نے حاضرین سے کہا کہ دین حق کی تعلیمات کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کریں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں خدا تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ہے۔ تمام لوگ اسے اپنا خالق جانیں اور پہچانیں اور اس کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق پیدا کریں۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر بنگورا صاحب نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب ساری دنیا حق کو پہچانے گی اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس مذہب سے حقیقی طور پر فائدہ نہ اٹھایا جاسکے اس مذہب کو قبول کرنے کے کوئی معنے نہیں۔ ڈاکٹر بنگورا صاحب نے بتایا کہ اس میٹنگ کے اختتام پر حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اپنی اس رپورٹ میں ڈاکٹر بنگورا صاحب نے جماعت کے تمام دوستوں سے دعا کی درخواست کی کہ ان کے کام میں اللہ تعالیٰ برکت دے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے مذہب کو دنیا کے سامنے موثر طریق پر پیش کرسکیں۔

یہ بات بھی دلچسپی کا باعث ہے کہ اس وقت تک ڈاکٹر بنگورا صاحب نے خدمت خلق کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الثالث نے فیصلہ فرمایا تھا کہ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت جو کلینک مغربی افریقہ میں کھولے گئے ہیں ان میں سے کسی ایک میں ڈاکٹر ادریس بنگورا صاحب کو متعین کر دیا جائے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ روس سے تعلیم حاصل کر کے سیرالیون واپس آئے تو حضرت امام جماعت الثالث نے وہاں کے مشنری انچارج کو فرمایا کہ فلاں "دو کتابیں ڈاکٹر ادریس بنگورا اور ان کی بیگم سے روسی زبان میں ترجمہ کروائی جائیں۔

ڈاکٹر ادریس بنگورا صاحب خدا کے فضل سے جماعت کے ایک نہایت مخلص اور مستعد کارکن ہیں اور ان کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ سیرالیون کی احمدیہ جماعت کے سربراہ کے ساتھ یکجان ہو کر کام کرتے ہیں اور مختلف امور میں نہ صرف مفید آراء پیش کرتے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی تمام کاموں میں ان کا خاصہ بڑا حصہ ہوتا ہے۔

1981ء میں ڈاکٹر ادریس بنگورا نے ڈاکٹری کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے فرانس میں وارد ہوتے ہی ایک خط لکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو ایک خط لکھا تھا کہ میں فرانس میں پہنچ گیا ہوں لیکن یہ خط فری ٹاؤن میں اس وقت پہنچا جب آپ اپنا فریضہ ادا کرنے کے بعد سیرالیون سے واپس پاکستان جا چکے تھے۔ اس بات کا علم مجھے مولانا محمد صدیق صاحب شاہد سے ہوا۔

آپ نے مجھے تحریک جدید کی مجلد کاپیاں بھیجی ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سے بہت اچھی طرح استفادہ کر رہا ہوں۔ خاص طور پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات اور حضرت امام جماعت کے فرمودات میرے بہت کام آتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ان باتوں کی اشاعت تمام لوگوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہو گی۔ اور وہ تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کریں گے۔

جہاں تک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات (ملفوظات) کا تعلق ہے میں جب بھی کوئی عبارت پڑھتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں حضرت صاحب کے قرب میں آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوں۔ اور یہ مجلس ایسی ہے جو روحانی خزائن لٹا رہی ہے۔

آپ کی کتاب Songs of the Soul بھی میرے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہے۔ آپ نے جو نظم جماعت کے نہایت اعلیٰ درجے کے خادم مولانا ابو العطاء صاحب کے لئے لکھی ہے میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ ان سے تعلق خاطر آپ کی نظم پڑھنے کے بعد پیدا ہوا۔

میں نہایت مسرت بھرے دل کے ساتھ آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں نے

Post Graduate Diploma of Tropical Medicine and Health

حاصل کر لیا ہے۔ چونکہ میرے یہاں آنے میں اور وظیفہ حاصل کرنے میں آپ کا بہت بڑا دخل ہے۔ میری اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کی جزا عطا کرے۔ اور مجھے توفیق دے کہ میں انسانیت کی خدمت کرسکوں اور میرا حاصل کردہ علم دنیا کے کام آسکے۔ اب میں سرجری میں سپیشلسٹ کی ٹریننگ لے رہا ہوں لیکن افسوس ہے کہ وظیفہ 30۔ جون 1981ء کو ختم ہو جائے گا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں برٹش میڈیکل کونسل ایڈنبرا کے امتحان میں شامل ہو رہا ہوں۔ اور یہ امتحان 20۔ جولائی 1981ء کو ہو گا۔ اگر میں اس امتحان میں کامیاب ہو گیا تو میں برطانیہ میں بھی اپنے آپ کو ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے رجسٹر کروا سکوں گا اور اس طرح میں اپنی ٹریننگ کو جاری رکھ سکوں گا۔ آپ اس امتحان میں میری کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی اس کوشش میں کامیابی عطا کرے اور میں نصرت جہاں سکیم کے ماتحت انسانیت کی خدمت کرسکوں۔

اب میرا ایڈریس بدل گیا ہے جون تک آپ مجھے میرے موجودہ ایڈریس پر لکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اگر آپ مجھے کچھ لکھنا چاہیں تو بیت الفضل لندن 16 گریسن ہال روڈ لندن SW18 5QL کے پتہ پر لکھیں۔ آپ نے مجھے لکھنے کی طرف مائل کیا تھا۔ اب جبکہ آپ واپس مرکز پہنچ چکے ہیں اور تحریک جدید میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں میں آپ کے رسالہ تحریک جدید کے لئے کچھ نہ کچھ لکھتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ آپ کو لمبی زندگی عطا کرے اور آپ کو اپنی مدد عطا کرتا ہوا اپنے کام کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔

ڈاکٹر ادریس بنگورا کا یہ خط ماہنامہ تحریک جدید کے جون 1981ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا۔

مذہب کا تصور

مولانا عبد الوہاب آدم نے 1981ء میں نیشنل کونسل آف ریلیجنز غانا کی طرف سے منعقدہ ایک میٹنگ میں مذہب کے تصور پر ایک مقالہ پڑھا۔

اس مقالے میں آپ نے بتایا کہ مذہب دراصل اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی منشاء کا نام ہے۔ کہ کس طرح زندگی گزاری جائے۔ جہاں تک زندگی کا سوال ہے آپ نے کہا کہ یہ جسمانی موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ یہ انسان کو ایک دوسری دنیا میں لے جاتی ہے جہاں اس کے لئے اچھے ثمرات تیار ہو سکتے ہیں اور اس کے برخلاف اسے سزا بھی مل سکتی ہے۔ اور اس کی بنیاد وہ زندگی ہے جو ہم لوگ اس دنیا میں گزارتے ہیں۔ چونکہ ہمیں حقیقی طور پر جاننے والا ہمارا خالق ہے۔ اسے معلوم ہے کہ ہماری استعداد اور ہماری حدود کیا ہیں۔ اس لئے وہی ایسی ہستی ہے جو ہمیں صحیح معنوں میں رہنمائی عطا کرسکتی ہے تاکہ ہم اپنی زندگی کے جملہ امور میں وہ جسمانی ہوں، ذہنی ہوں، اخلاقی ہوں یا روحانی ہوں آگے بڑھ سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے کہ وہ انسانوں کو رہنمائی بہم پہنچائے اور جب سے آدمؑ اس دنیا میں تشریف لائے اللہ تعالیٰ انسانوں کو رہنمائی مہیا فرماتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعے جو اپنے انبیاء کو دیتا ہے۔ اس رہنمائی سے انسانوں کو آگاہ کرتا ہے۔ دراصل یہ رہنمائی اللہ تعالیٰ کی رضاء اور منشا کے پورے کرنا کا طریق ہمیں بتاتی ہے۔ جو صحائف خدا تعالیٰ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں ان میں یہ رہنمائی درج ہوتی ہے اور اگر انسان ان کی مکمل طور پر پیروی کرے تو اسے مادی اخلاقی اور روحانی ترقی میں کامیابیاں نصیب ہوتی چلی جاتی ہیں۔

یہ احکامات جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں وہ زیادہ تر اپنے حقوق اپنے خاندان کے حقوق اپنے معاشرے کے متعلق حقوق اور خالق حقیقی کے متعلق حقوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب انسان یہ بات محسوس کرلے کہ مجھے یہ احکام خدا کی طرف سے ملے ہیں اور وہ پوری طرح ان پر عمل پیراء ہو جائے تو دنیا امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہے۔ یہ امن و امان نہ صرف انفرادی طور پر حاصل ہوتا ہے بلکہ اجتماعی طور پر بھی زندگی امن کے ساتھ بسر کی جاسکتی ہے۔ مذہب کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک کا تعلق عقائد سے ہے اور دوسرے کا اعمال سے۔ جہاں تک عقائد کا تعلق ہے یہ زیادہ تر خدا تعالیٰ اور اس کے رحم و کرم سے بھرپور وجود کے سلسلے میں ہوتا ہے۔ خالق حقیقی ہی کائنات کا نظام چلاتا ہے وہی قیامت کے دن انصاف کرنے والا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر رنگ میں حمد و تسبیح کا مستحق ہے اور اس میں کسی قسم کی خامی نہیں پائی جاتی نہ اس میں کوئی کمزوری ہے۔ فرشتوں کے متعلق بھی ماننا پڑتا ہے کہ ان کا وجود ثابت ہے۔ اسی طرح دنیا بھر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری۔ لاہور

دعا اور احسان

الفضل 29۔ اکتوبر 1996ء کے صفحہ 7 پر "ہمیں لکھ بھیجئے" کے زیر عنوان ادارہ کی طرف سے نوٹ پڑھنے کے بعد مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے جو 1968ء میں مجھے پیش آیا تھا جس کا تعلق نہ صرف دعا بلکہ احسان سے بھی ہے۔

غالباً ساٹھ کی آخری دہائی میں پاکستانی بینکوں میں کمپیوٹر سسٹم متعارف کرایا گیا تھا۔ کمپیوٹر میں استعمال ہونے والی سٹیشنری درآمد کی جاتی تھی۔ ان دنوں میری رہائش کراچی میں تھی جہاں میں اپنا کاروبار کرتا تھا۔ میرے ایک دوست نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ میں کمپیوٹر میں استعمال ہونے والی سٹیشنری کا کام کروں۔ چنانچہ اس بارے میں میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ پاکستان کے ایک سرکاری ادارہ کے پاس ایک ایسی مشین ہے جس پر کمپیوٹر میں استعمال ہونے والی سٹیشنری بنائی جا سکتی ہے لیکن اس مشین کو اس مصرف میں نہیں لایا جا رہا اور وہ بیکار پڑی ہے۔ اس بات کے معلوم ہونے کے بعد میں نے اس ادارہ کے اعلیٰ افسر سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنی مشین پر مجھے قیمتاً کمپیوٹر سٹیشنری بنا کر دے سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا ممکن ہے لیکن وہ مشین چالو حالت میں نہیں کیونکہ اس کے بعض بہت اہم پرزے غائب ہیں۔ ان کی اجازت سے میں نے اس مشین کا جائزہ لیا اور اس کے جو پرزے نہیں تھے انہیں ایک انجینئرنگ کمپنی سے تیار کروا کر مشین کو چلا دیا۔ اس ادارہ نے تمام تفصیلات طے کرنے کے بعد اس مشین پر کچھ سٹیشنری تیار کی جس کے نمونے لے کر میں کراچی میں مختلف بینکوں اور دوسرے ان اداروں میں گیا جو ایسی سٹیشنری استعمال کرتے تھے۔ نمونے دیکھنے کے بعد ایک بینک اور کراچی میونسپل کارپوریشن نے مجھے سٹیشنری سپلائی کرنے کا آرڈر دے دیا اور یوں میں نے یہ کام بھی شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک اور بڑے بینک نے مجھے آرڈر دیا جو کافی بڑا تھا۔ میں نے انہیں بھی سپلائی شروع کر دی۔ عام طور پر یہ ہوتا تھا کہ جیسے میں مال سپلائی کرتا تھا بینک مجھے ساتھ ساتھ ادائیگی کر دیتے تھے۔ جب اس دوسرے بینک کو میں نے آخری سپلائی مکمل کر دی تو ساتھ ہی میں نے اپنا بل بھی انہیں دے دیا۔ اس بل کی ادائیگی میں کچھ غیر معمولی تاخیر ہو گئی تو میں اس بینک میں اس تاخیر کی وجہ معلوم کرنے لئے گیا تو مجھے بتایا گیا کہ اس بینک کے ایک سینئر وائس پریذیڈنٹ نے میرے بل کی ادائیگی روک دینے کے احکام جاری کئے ہیں۔ چنانچہ ان صاحب کے پاس چلا گیا اور اپنا تعارف کرانے کے بعد بل کی ادائیگی روکنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ ان کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ یہ آرڈر لینے کے لئے میں نے بینک کے فلاں وائس پریذیڈنٹ کو کچھ رقم دی ہے۔ لہٰذا وہ اس امر کی تحقیقات کرا رہے ہیں جب یہ انکوائری ختم ہو گی تب اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ آیا آپ کو ادائیگی کرنی بھی ہے یا نہیں اور اگر کرنی ہے تو آپ کے بل سے کتنی رقم کاٹی جائے گی۔ میں تو ان کی یہ بات سن کر حیران ہی رہ گیا اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ہرگز کسی کو کوئی رقم نہیں دی ہے بلکہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد الزام ہے۔ اس کے بعد میں نے ان صاحب کے چند دوستوں کی معرفت سفارشیں کرائیں لیکن وہ اپنے فیصلہ پر بضد رہے۔ اس بات کا مجھے بعد میں علم ہوا تھا کہ ان دونوں افسروں کی آپس میں نہیں بنتی تھی اور وہ مجھے قربانی کا بکرا بنا رہے تھے۔

میں نے حضرت امام الثالث کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا اور اپنے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب جو ان دنوں میرے پاس رہتے تھے کو دعا کرنے لئے کہتا رہتا تھا۔

میرا مکان عبادت کا سنٹر تھا جہاں فجر اور مغرب کی عبادات باجماعت ادا کی جاتی تھیں اور روزانہ درس بھی دیا جاتا تھا۔ ایک روز فجر کی عبادت ادا کرنے کے بعد ابھی ہم صفوں میں ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ میرے والد صاحب نے مجھے مخاطب ہوتے فرمایا کہ "اج تینوں اک آواز پئے گی تے تیرا کم (کام) ہو جائے گا" اسی روز اپنے بچوں کو ان کے سکول پہنچانے کے بعد اپنے کسی کام کے لئے گھر سے نکلا میں نے ابھی کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ مجھے ہمارے ایک احمدی دوست محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب بنگوی سڑک کے کنارے کھڑے نظر آئے۔ وہ اپنے دفتر جانے کے لئے ٹیکسی کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کا دفتر بندر روڈ پر تھا میں بھی چونکہ اسی طرف جا رہا تھا اس لئے انہیں اپنی کار میں بیٹھا لیا۔ جب میں نے اپنی کار ان کے دفتر کے سامنے روکی تو محترم چوہدری صاحب نے مجھے دعوت دی کہ میں ان کے ساتھ چائے کی ایک پیالی پیوں۔ چونکہ مجھے ایسی کوئی جلدی نہیں تھی اس لئے میں نے ان کی دعوت کو بخوشی قبول کر لیا۔ چائے پینے کے دوران محترم چوہدری صاحب نے میرے کام کے بارے میں پوچھا جس پر میں نے انہیں اپنے بل کے بارے میں بتایا کہ فلاں بینک کے فلاں سینئر وائس پریذیڈنٹ نے اس وجہ سے روک رکھا ہے اور اس وجہ سے مجھے بہت پریشانی لاحق ہے۔ میری بات سننے کے بعد محترم چوہدری صاحب نے فرمایا وہ ان صاحب سے میرے بل کی ادائیگی کے بارے میں بات کریں۔ میں نے اپنی کم عقلی سے دل میں سوچا کہ میں نے تو اتنے بڑے بڑے آدمیوں سے سفارشیں کرائی ہیں لیکن بے سود تو یہ بیچارے چوہدری صاحب جو بہت ہی سیدھے ہیں ان کی بات وہ کیوں مانے گا۔ چائے پینے کے بعد میں نے محترم چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ان سے رخصت لے کر اپنے کام کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ یہاں یہ بات عرض کر دوں کہ محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب بنگوی کا مکان میرے گھر کے قریب تھا۔ وہ، ان کے بیٹے میرے

باقی صفحہ 6 پر

محمد اشرف کاہلوں

پتے کی بات

31۔ اکتوبر 1996ء کے موقر جریدہ "الفضل" میں ادارہ کی جانب سے "یادرفتگان کے متعلق ضروری گزارش" کے عنوان سے ایک خوبصورت اور پتے کی بات کہی گئی ہے۔ جس کو لائحہ عمل کے طور پر ذہن نشین رکھنا ہر اس مضمون نگار کا دینی و اخلاقی فریضہ ہے جو اس حوالہ سے موضوع پر قلم اٹھاتا ہے۔ یاددہانی کے طور پر اقتباس پیش خدمت ہے "یادرفتگان کے متعلق ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلمبند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کر دیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کر دیں۔ چاہے اس میں ہو یا نہ ہو۔ اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے"

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جب ہم کسی کے بارہ میں کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے کچھ نہ کچھ محرکات ضرور ہوتے ہیں۔ بلاسبب کون صعوبت قلم اٹھاتا ہے۔ کیونکہ متوفی کے بارہ میں یاداشتوں کو جمع کرنا ترتیب دینا اور جامہ زیب الفاظ کرنا فرصت طلب، محنت طلب اور فکر طلب امر ہے۔ یہ کارگاہ عمل یونہی سر تو نہیں ہوتی۔

یہ محرکات کیا ہو سکتے ہیں؟ ان کا کھوج اور سراغ مشکل تو نہیں۔ کسی انسان سے عارضی یا مستقل ذاتی تعلق قائم ہوا۔ اس کی شخصیت نے آپ کو متاثر کیا۔ شخصیت کی وہ خوبیاں اور اچھائیاں ذہن پر نقش ہو گئیں۔ اب داغ مفارقت پر وہ یادوں کے چراغ جل اٹھے۔ اور آپ کو مائل بہ تحریر کر دیا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی کے ممنون احسان ہیں زندگی کے درپیش نازک لحات میں وہ وجود آپ کا سہارا بنا۔ جس کو آپ بھلا نہ سکے۔ زیر احسان ہونے کے ناطے آپ اس کی قلمی تصویر ابھارنے لگے۔

قرابت داری بھی شخصیت نگاری میں زبردست رول ادا کرتی ہے۔ یہ وہ محرک ہے جس میں مضمون کی باریکیوں کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے، محبت اور عقیدت مضمون کی حدبندیوں سے تجاوز کرنے لگتی ہے۔ تصویر کو خوبصورت اور خوش نما بنانے اور فکری چوکھٹے میں شاہکار دکھانے کی غرض سے تمام رنگوں کو زیب تصویر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے، غور کرتے کہ اس کی تصویر حیات میں کون سے رنگ نمایاں تھے؟ اس کے گلدستہ زندگی میں کون سے خوبصورت پھول بہار دکھلا رہے تھے چمن کے ہر پھول کو اس گلدستہ میں سجانے کے تعلق میں آپ اصل شخصیت کا حسن داغ داغ کر دیتے ہیں یہ یاد نہیں رہتا کہ اس کے ہم عصر بھی تو شائد زندہ ہوں۔ وہ پڑھیں تو کیا نتیجہ اخذ کریں۔ کہیں معاملہ اس واقعہ پر منطبق نہ ہوتا ہو کہ ایک نامی گرامی لیڈر کے یوم وفات پر ایک بڑے جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ صدارت کا فریضہ اس کے ایک خاص معتمد اور معتقد کو سونپا گیا۔ مقررین نے متوفی کی تعریفوں کے وہ پل باندھے کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ جب صدارتی خطبہ کا موقعہ آیا۔ تو صدر جلسہ نے لکھا کہ میں تو موصوف کا ہم پیالہ و ہم نوالہ رہا ہوں۔ ان کی شجر زندگی کے اکثر شگوفے میری آنکھوں کے سامنے کھلے تھے اس لئے فاضل مقررین نے جو کچھ ان کی نسبت گوہر افشانی کی ہے اگر واقعی ایسی بات تھی تو اب مجھے پہلے بزرگوں کی نسبت بھی شک ہونے لگا ہے کہ وہ بھی ایسے ہی تھے۔

اس محرک کو بھی نگاہ سے اوجھل نہیں رکھا جا سکتا کہ دوسرے رفتگان کے حالات پڑھ کر یا ان کا تذکرہ اخبار میں دیکھ کر دل میں تحریک پیدا ہو۔ کہ میں بھی دعا کی خاطر اپنے کسی جدا ہوئے پیارے کا ذکر خیر کروں۔ جو اس کے واسطے زاد راہ ثابت ہو۔ خلاصہ یہ کہ جو بھی محرکات ہوں وہ قول سدید کے منافی نہ ہوں۔ حقیقت پسندی کی تصویر ہوں، حقیقت نگاری سے آراستہ ہوں۔

ایسے مضامین زینت اخبار ہونے چاہئیں اس لئے کہ اس فوت شدہ بھائی کی عمدہ خوبیوں کی بنا پر اس کے واسطے دعائے مغفرت کا موقعہ پیدا ہو گا۔ ان نیکیوں کو جذب کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ کیونکہ اسلاف کی نیکیوں کا تذکرہ زندہ قوموں کو متحرک اور پر عزم بنائے رکھتا ہے۔ وہ قربانیوں کے موقعوں پر غیرت قومی کے تقاضہ سے بھی سبقت کا ولولہ زندہ رکھتے ہیں۔

ہم جس فوت شدہ بھائی کے حالات و واقعات کو بیان کرتے ہیں اس کی اچھائیوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس سے اس کے پسماندگان میں نیکیوں کی روح تازہ رہتی ہے۔ اپنے اسلاف کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر اس کی نسبت سے اپنی باطنی اصلاح کا موقعہ نکل آتا ہے۔ خاندانی وقار کی خاطر بھی عمدہ باتوں کو اپنائے رکھتے ہیں۔ غفلت اور سستی پر اسلاف کے کارہائے نمایاں تازیانے کا درجہ رکھتے ہیں۔

زندہ قومیں اپنی تاریخ کے ابواب میں برابر اضافہ کرنے میں لگی رہتی ہیں ہم سے جدا ہونے والی ہستیاں تاریخ احمدیت کا حصہ ہیں۔ ان کے سوانح کو ضبط تحریر میں لانا تاریخ کو مزید مرتب کرنا ہے۔ جب تاریخ میں ہمہ جہت نیکیوں کے تذکرے ہوں، ہر قسم کی قربانیوں کے نمونے موجود ہوں۔ ایک غریب کی زندگی کی جھلک بھی ہو۔ مڈل کلاس طبقہ کا ذکر ہو، امراء کی قربانیوں کا عکس ہو۔ تو وہ تاریخ ایک خوشنما اور حسین جمیل گلدستہ سے کم نہیں۔ جس میں ہر گل کی رعنائی کی انفرادیت بھی ہے اور اجتماعی بہار کا منظر بھی، ایک حسین امتزاج رنگوں کا، خوشبوؤں کا، اس کی روح پرور شمیم بار فضاؤں سے کیوں نہ فضا نمونہ جنت دکھائے گی۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کے خلاف چین کا اقدام

سفارتی مبصرین چین کو امریکہ کی ہم پلہ سپر طاقت قرار دینے کے تبصرے کرتے رہتے ہیں۔ چین طاقت کے بہت سے میدانوں میں امریکہ سے پیچھے ہے۔ مثلاً فوجی طاقت میں امریکہ کا چین سے کوئی مقابلہ نہیں۔ ایٹمی طاقت میں امریکہ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ دولت اور وسائل کے لحاظ سے امریکہ کو ہر لحاظ سے فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود چین کی طرف سے گاہے گاہے امریکہ کو تنبیہ کرنے کی کارروائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اس امر کا اظہار ہوتا رہتا ہے کہ امریکہ چین کو تیسری دنیا کا عام ملک نہ سمجھے بلکہ ایک طاقتور حریف کے طور پر اس سے معاملہ کیا جائے۔

اب تک امریکہ کا متعدد ملکوں کے خلاف طاقت کا مظاہرہ یہ ہوتا رہا ہے کہ امریکہ کسی ملک پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دیتا رہتا ہے۔ لیکن اب یہ خبر ملی ہے کہ چین نے متعدد امریکہ درآمدات پر پابندی عائد کر دی ہے۔ چین نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ امریکہ نے دو طرفہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔

چین کی وزارت تجارت نے امریکہ کی جانب سے چین کی ٹیکسٹائل مصنوعات کے درآمدی کوٹہ میں کٹوتی پر رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ کی بعض درآمدات پر عارضی طور پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ خبر رساں ادارے "ژان وا" نے گزشتہ روز اپنی ایک رپورٹ میں وزارت اور جنرل ایڈمنسٹریشن آف کسٹمز کے ایک مشترکہ بیان کا حوالے دیتے ہوئے بتایا کہ امریکہ کی زرعی اور اینمل ٹیکسٹائل کی مصنوعات پر یہ عارضی پابندی 6 دسمبر سے شروع ہو گی۔ چین کی وزارت خارجہ تجارت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے چین کے درآمدی کوٹہ میں کٹوتی ٹیکسٹائل کے دو طرفہ معاہدہ کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

چین نے جاپان کی نئی حکومت کو بھی خبردار کیا ہے کہ اگر وہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات کو مستحکم کرنے کی خواہاں ہے تو اسے اقتصادی تعلقات کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے سخت جدوجہد کرنا ہو گی۔ خارجہ تجارت اور اقتصادی تعاون کی وزارت کے ایک سینیئر افسر نے کہا ہے کہ چین اور جاپان کو آئندہ صدی کے تقاضوں کے ماتحت تجارتی اور اقتصادی تعاون کو فروغ دینا چاہئے۔

○○○

زائر- یورپی یونین کی فورس

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے رکن ممالک سے کہا ہے کہ وہ ایک کثیر ملکی فوج مرتب کرنے کے لئے تیاری کریں تاکہ مشرقی زائر میں ایک انسانی سانحے کو برپا ہونے سے روکا جا سکے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق 15 رکنی سلامتی کونسل کے ممالک کو اس فوج کے قیام کی فوری منظوری دینا تھی مگر امریکہ نے کہا کہ اس پر مزید فیصلے کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ فرانس کے اس منصوبے کی وضاحت حاصل کی جائے۔

دریں اثناء زائر کے مشرقی علاقوں میں دس لاکھ سے زیادہ پناہ گزینوں کی بگڑتی ہوئی صورت حال سے نمٹنے کے لئے یورپی ملکوں نے سریع الحرکت فورس قائم کرنے کا اعلان کیا ہے اس فورس کے قیام کا مقصد خالصتاً امدادی کارروائیوں اور قیام امن کی سرگرمیوں میں حصہ لینا ہے۔

اٹلی کے شہر فلورنس میں فرانس، اٹلی، سپین اور پرتگال کے وزرائے دفاع کے اجلاس میں اس فورس کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس فورس کا ہیڈ کوارٹر اٹلی کے شہر فلورنس میں ہو گا۔

اور یہ فوج سپین کے جنرل جان کی قیادت میں مشرقی زائر کے پناہ گزینوں کے لئے امدادی کارروائیاں انجام دے گی۔

○○○

حزب اللہ کا اسرائیلی اڈے پر حملہ

اسرائیل کے لئے لبنانی سرحد سے چھاپہ مار کارروئیاں مسلسل درد سر ہیں۔ حزب اللہ نامی فوجی ملیشیا کو ایران کی آشیرباد حاصل ہونے اور شام کی امداد حاصل ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اسرائیل نے ان حملوں سے بچنے کے لئے ایک خود ساختہ سیکیورٹی زون بھی بنا رکھی ہے۔ بلات کے ایک مقام پر حزب اللہ مجاہدین نے مارٹر توپوں اور راکٹوں کی مدد سے ایک اسرائیلی فوجی اڈے پر حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں ایک اسرائیلی فوجی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ حزب اللہ مجاہدین نے ایک اسرائیلی ٹینک اور متعدد توپوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

اطلاعات کے مطابق اسرائیلی توپ خانے اور جنگی طیاروں نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر گولہ باری کی اور راکٹ فائر کئے۔ اسرائیلی توپ خانے نے اس علاقے میں 30 گولے پھینکے۔ جن سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ اور کئی مکانوں کو بھی نقصان پہنچا۔

فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات اس ہفتے قاہرہ میں امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے اور ان کو مشرق وسطیٰ میں امن مذاکرات کی مایوس کن صورت حال سے آگاہ کریں گے۔

ادھر امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ مغربی کنارے کے شہر الخلیل سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے بارے میں اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان ہونے والا متوقع معاہدہ اس خطے میں جامع امن قائم کرنے کی راہ ہموار کرے گا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق امریکی صدر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا امن دستے میں اسرائیل کی شرکت خارج از امکان نہیں ہے۔ لیکن اس کا انحصار بوسنیا کی صورت حال کے بارے میں نیٹو کی رپورٹوں پر ہو گا۔

○○○

کلنٹن کی کابینہ میں ری پبلیکن وزراء

امریکی صدر مسٹر بل کلنٹن اپنے دور صدارت کی دوسری چار سالہ ٹرم میں اپنی کابینہ میں متعدد نئے وزراء شامل کریں گے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ ان کی کابینہ میں کچھ وزراء ان کی مخالف ری پبلیکن پارٹی سے بھی لئے جائیں گے۔ صدر کلنٹن کی کابینہ سے تین اہم وزراء وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری اور وزیر تجارت مستعفی ہو رہے ہیں۔ مسٹر وارن کرسٹوفر کے استعفے کا تو اعلان ہو چکا ہے۔

صدر کلنٹن نے شمالی کیرولینا کے بزنس مین ارسکائین باولز کو وائٹ ہاؤس کا نیا چیف آف سٹاف مقرر کیا ہے۔ امریکہ کے شکست خوردہ صدارتی امیدوار ری پبلیکن پارٹی کے مسٹر باب ڈول سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا وہ صدر کلنٹن کی انتظامیہ میں کوئی عہدہ قبول کرنا پسند کریں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر صدر کی طرف سے ایسی کوئی پیشکش کی گئی تو وہ اس پر غور کریں گے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

کے مختلف خطوں میں آنے والے نبیوں کو ماننا بھی عقائد میں شامل ہے اور سارے صحائف کو بھی۔

جہاں تک ایسی باتوں کا تعلق ہے جن کا اعمال سے واسطہ ہے وہ ہماری عبادات ہیں۔ لوگوں سے ہمدردی اور ایسے ہی دیگر امور۔ چونکہ اعمال عقائد سے رونما ہوتے ہیں اس لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ عقائد میں انسان مستحکم ہو۔ لیکن اگر اعمال نہ ہوں تو عقائد بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ہر عقیدہ جو انسان کو پسند آتا ہے اور جسے وہ اپناتا ہے اس کی زندگی میں ایک خاص کردار ادا کرتا ہے یہ ایک سیڑھی کی طرح ہے جو اخلاقی اور روحانی ترقیوں کے لئے مہیا کی جاتی ہے۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذہب انسان کو اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنے کے مواقع عطا کرتا ہے اور یہ مقصد خدا تعالیٰ سے گہرا تعلق اور بنی نوع انسان کے ساتھ امن کی زندگی بسر کرنا ہے۔

آپ کا یہ مقالہ ماہنامہ تحریک جدید کے دسمبر 1981ء کے شمارے میں شائع ہوا۔

بقیہ صفحہ 5

پس لازم ہے کہ ادارہ کی پتے کی بات کو پلے باندھ لیں اور تحریریں حقیقت نگاری کا منہ بولتا ثبوت ہوں۔

بقیہ صفحہ 5

ہاں عبادات کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔

مغرب سے کچھ پہلے جب میں گھر واپس آیا تو میری اہلیہ نے مجھے بتایا کہ چوہدری عطاء اللہ صاحب بنگوی تشریف لائے تھے اور یہ پیغام دے گئے ہیں کہ میں جیسے ہی واپس آؤں ان سے مل لوں۔ چنانچہ میں اسی وقت ان کے گھر چلا گیا۔ مجھے ملتے ہی انہوں نے فرمایا کہ "آپ کا چیک تیار ہے کل صبح بینک سے وصول کر لیں" ان کی یہ بات سن کر پہلے تو مجھے اپنے کانوں پر اعتبار نہ آیا اس لئے اپنی خوش کن حیرت کو دباتے ہوئے میں نے محترم چوہدری صاحب سے عرض کیا کہ ایسا کیسے ممکن ہوا ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ صاحب چوہدری صاحب کے بھائی کے دوست ہیں اور ان سے بھی ان کی شناسائی ہے۔ انہوں نے اسے فون کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ "جس شخص کا 42 ہزار روپے کا چیک تم نے روک رکھا ہے اس کے والد صاحب "اللہ کے دوست" ہیں۔ اگر اپنا بیڑہ غرق کرانا چاہتے ہو تو اس کا چیک روکے رکھو ورنہ فوراً اس کی ادائیگی کر دو" مجھے اسی وقت اسی روز فجر کی عبادت کے بعد اپنے والد صاحب کی بتائی ہوئی بات یاد آگئی کہ "اج تینوں اک آواز پئے گی تے تیرا کم ہو جائے گا" گھر واپس آکر میں نے یہ تمام واقعہ اپنے والد صاحب کو سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں خدا چوہدری صاحب کا بھلا کرے"

دوسرے روز میں نے بینک سے اپنا چیک وصول کیا اور اسی شام محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب بنگوی اب وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور ان کی تمام اولاد کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔

محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب بنگوی (آپ محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی جنہوں نے جماعت احمدیہ لندن کی ایک لمبے عرصہ تک خدمت کی تھی کے چھوٹے بھائی تھے) کا یہ احسان میں تمام عمر نہیں بھول سکا۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30867 میں مسرت حیات بنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد حیات جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/20 دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسرت حیات 21/20 دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 سید بشیر احمد شاہ وصیت نمبر 4354 گواہ شد نمبر2 حکیم صالح محمد دادا موصیہ۔

مسل نمبر 30868

میں نور بیگم بیوہ چوہدری محمد اکرم صاحب قوم لنگاہ پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ادرحماں حال دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) ترکہ خاوند محترم زرعی زمین ساڑھے تیرہ کنال مالیتی پینسٹھ ہزار روپے (2) مکان نمبر 14/9 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ ترکہ خاوند کا 1/8 مالیتی پچاسی ہزار روپے (3) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی پانچ ہزار روپے اور حق مہر پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ 90-493 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ آٹھ سو روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نور بیگم 14/9 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری احمد علی وصیت نمبر 17350 گواہ شد نمبر2 بشارت احمد صدیقی مسل نمبر 30869۔

مسل نمبر 30869

میں بشارت احمد صدیقی ولد محمود احمد صدیقی قوم ہاشمی قریشی پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 125 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2366 روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اکرم وصیت نمبر 17809 گواہ شد نمبر2 رشید احمد مسل نمبر 30491۔

مسل نمبر 30871

میں ثریا بیگم زوجہ طفیل محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/5 دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 تولہ سونا اور 25 تولہ سونا کل سونا وزنی 30 تولہ اور فروخت شدہ زمین 25 ہزار اور نقد 6 ہزار کل اکتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا بیگم زوجہ طفیل محمد ساکن دھرکالی ضلع سیالکوٹ حال 2/5 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری نصیر احمد کوارٹر نمبر 34 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر2 اظہر محمود 2/5 دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر 30872

میں ثمینہ پروین غنی زوجہ عبدالغنی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/40 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم دو ہزار روپے (2) ترکہ والد پلاٹ برقبہ 10 مرلہ مالیتی پچاس ہزار روپے (3) ترکہ والد نقد رقم پانچ ہزار روپے اور ترکہ والد پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع موضع منڈیالی ملت کالونی سکیم بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ پروین غنی 7/40 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد الدین وصیت نمبر 15530 گواہ شد نمبر2 منشی نذیر احمد وصیت نمبر 18801۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری نذیر احمد گھمن صاحب موے والے تحصیل ڈسکہ کا مورخہ 96-11-17 کو پراسٹیٹ کا ڈسکہ کے رضا سرجیکل ہسپتال میں اپریشن ہونا ہے کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

قرارداد تعزیت

○ محلہ دارالعلوم غربی الف کا اجلاس عام مورخہ 7 نومبر 1996ء کو بعد عشاء بیت الصادق میں زیر صدارت مکرم رانا عبدالماجد صاحب صدر محلہ منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"ہمارے محلہ کے مخلص کارکن مکرم چوہدری غلام محمد صادق آف ونجواں بقضائے الٰہی یکم نومبر 1996ء بروز جمعہ وفات پا گئے ہیں۔ موصوف نہایت صابر و شاکر بے نفس اور بے ضرر تھے۔ انہوں نے 1988ء سے نہایت تندہی اور محنت سے بطور سیکرٹری تحریک جدید۔ سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ کئی رنگ میں تادم واپسیں بے لوث خدمات کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین صلہ اور جزا عطا فرمائے۔

ہم سب اہل محلہ مکرم چوہدری صاحب کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔

شرکاء غم اہالیان محلہ دارالعلوم غربی الف ربوہ

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں۔ وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کرسکتے ہیں۔

۱۔ ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات۔
۲۔ اپنے شعبہ کا پراسپکٹس
۳۔ اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی گذارش ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارہ میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ۔

عشرہ وصولی وقف جدید

○ (29-نومبر تا 8-دسمبر 1996ء)

امراء- صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گزارش:-

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے سال کے اختتام کے پیش نظر مورخہ 29-نومبر تا 8-دسمبر 1996ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ:-

○ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں۔

○ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

○ احباب کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن احباب کے مالی حالات دوران سال بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک کریں۔

○ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام کریں۔

آخری اور ضروری گزارش یہ ہے کہ احباب کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے۔ اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

ضروری گزارش

یادرفتگان کے متعلق ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلم بند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کردیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کردیں۔ چاہے اس میں وہ ہو یا نہ ہو۔

اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ کسی ایک خوبی کا ذکر بھی قارئین کے دل میں نہ صرف دعا کا جذبہ پیدا کرسکتا ہے بلکہ اسے اپنانے کی خواہش بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھئے کہ یادرفتگان میں جس شخص کی زندگی کے متعلق آپ تحریر کرنا چاہتے ہیں صرف اس میں موجود خصائل اور خوبیوں ہی کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات یقیناً خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہوگی اور ہمارے قارئین بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتے رہیں گے کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص میں دنیا بھر کی سب خوبیاں موجود ہوں کسی میں کوئی خوبی ہے اور کسی میں کوئی۔ اگر ہم اس شخص میں موجود خوبیوں کا ذکر کریں چاہے وہ تعداد میں تھوڑی ہی ہوں تو یقیناً قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 16- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ حقیقی احتساب ہو گا۔ کرپٹ کبھی الیکشن نہیں لڑ سکیں گے۔ بد عنوانی ثابت ہونے پر جائیدادیں بھی ضبط کرلی جائیں گی۔ الیکشن ملتوی نہیں ہوں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ عالمی ادارے لوٹا ہوا سرمایہ واپس دلوائیں گے۔ آئی ایم ایف اور عالمی بینک نے بتایا ہے کہ ان کے دیئے ہوئے قرضے کرپٹ پاکستانی سیاستدانوں نے لوٹ کر بیرون ملک جمع کرا دیئے ہیں۔ ایک ایک پائی کا حساب لیں گے۔ جنوری 86 سے نومبر 96 تک کے ارکان پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی اور اعلیٰ افسروں کو احتساب کی بھٹی میں سے گزرنا ہو گا۔ کوئی خوش فہمی میں نہ رہے۔ احتساب کا عمل ہمارے بعد بھی جاری رہے گا۔ حرام کھانے والوں نے قوم کے چہرے کا نور چھین لیا ہے۔ ہم ایک دو روز میں جامع احتسابی قانون نافذ کر رہے ہیں۔ بعض حلقے چاہتے ہیں کہ انتخاب کا ڈول نہ ڈالا جائے لیکن ہم دونوں کام ایک ساتھ کریں گے ٹریبونل تین ماہ میں فیصلے سنائیں گے۔ دفعہ 62-63 پر پورے نہ اترنے والے بعد میں بھی نااہل قرار دیئے جاسکیں گے۔ عثمان فاروقی نے اربوں کمائے انہیں ضرور گرفتار کیا جائے گا۔ نصیراللہ بابر نے کراچی میں قتل عام کا اعتراف کیا۔ دونوں بڑی جماعتوں کے رہنماؤں کو نااہل قرار دینے سے ملکی سیاست پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ عوام خوش ہوں گے لیکن ہم امتیاز نہیں کریں گے۔ کوئی نگران الیکشن نہیں لڑے گا۔

○ حکومت نے احتساب کے لئے آپریشن شروع کر دیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے پی پی کے سابق ڈائریکٹر جنرل اظہر سہیل نیشنل بینک کے سابق صدر ایم بی عباسی' سابق وزیر اعظم کے پرنسپل سیکرٹری احمد صادق اور سی ڈے اے کے سابق چیئرمین شفیع سہوان کو گزشتہ روز گرفتار کر لیا گیا۔ ان افسران پر اختیارات کے غلط استعمال' سرکاری فنڈز میں خورد بورد اور دیگر بد عنوانیوں کے الزامات ہیں۔ سابق وزیر اعظیم کی سیکرٹری ناہید خان کے گھر پہ چھاپہ مارا گیا۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایوان صدر پیپلزپارٹی کو توڑنے کی سازشوں کا مرکز بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم احتساب سے نہیں ڈرتے مگر نگران حکومت کے لوگ خود احتساب کے قابل ہیں۔ عوام کی عدالت میں بھی جائیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہنگامی نہیں مستقل احتساب چاہتے ہیں۔ محترمہ کی ملک دشمنی سے عوام باخبر ہیں۔ انہیں معاف نہیں کریں گے۔ نگران حکومت سابق حکمرانوں کو الیکشن سے بھاگنے نہ دے۔ ہم بے نظیر کو عوامی ووٹوں سے نااہل قرار دلائیں گے۔

○ مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ انتخاب کی بجائے احتساب کا نعرہ لگانے والوں کی نظریں چور دروازہ پر ہیں۔ ہم شفاف احتساب چاہتے ہیں لیکن انتخابات کی قیمت پر نہیں۔ یہ جمہوریت کے خلاف سازش ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر ارشاد حقانی نے کہا ہے کہ 90 روز میں الیکشن کرانے پر کابینہ میں اختلافات ہیں۔ الیکشن ہوئے تو نواز شریف آجائیں گے۔ مبصرین نے بتایا ہے کہ کابینہ کے اجلاس میں کئی وزیروں نے الیکشن دو سال کے لئے ملتوی کرنے کی تجویز کے حق میں دھواں دھار تقریریں کیں۔ معراج خالد نے 90 روز میں الیکشن کرانے پر زور دیا۔ سیدہ عابدہ حسین' فخر الدین جی ابراہیم اور شاہد حامد بھی بروقت الیکشن کے حامی ہیں۔ الیکشن کے مخالف وزراء کی سرکردگی ارشاد حقانی کر رہے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ 3 ماہ میں بامقصد احتساب ممکن نہیں۔ پرانے چہرے واپس لانے سے کیا فائدہ ہو گا۔

○ نگران حکومت نے الیکشن سے قبل مردم شماری کی تجویز مسترد کر دی۔ نئی مردم شماری کے بعد نئی انتخابی فہرستیں اور حلقہ بندیاں بدلنی ہوں گی۔ یہ کام 80 روز میں ممکن نہیں۔

○ پاکستان نے سنسنی خیز مقابلے کے بعد نیوزی لینڈ کو ہرا کر شارجہ ٹورنامنٹ جیت لیا۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم پاکستان کے 160 رنز کے جواب میں صرف 119 پر آؤٹ ہو گئی۔ وسیم اکرم مین آف دی میچ اور وقار یونس مین آف دی سیریز قرار پائے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نگران حکومت نہ تو احتساب کرے گی اور نہ مقررہ وقت پر الیکشن کروائے گی۔ اب فاروق لغاری کا بھی احتساب ہو گا۔ پیپلزپارٹی نے سخت ترین مارشل لاء کا مقابلہ کیا۔ لغاری ضیاء الحق جیسے فوجی ڈکٹیٹر سے زیادہ مضبوط نہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے پنجاب میں تعلیمی اداروں کی نجکاری کا فیصلہ واپس لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جن 150 سابق مالکان نے ادارے واپس لینے کی درخواست کی تھی ان کو ادارے واپس کرنے کا حکم برقرار رہے گا۔ وزیر اعلیٰ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت واپس کئے جانے والے اداروں کے متاثر ہونے والے اساتذہ کی ملازمت کے تحفظ کی ضمانت دے گی۔ یہ تعلیمی ادارے سپریم کورٹ کے حکم کے تحت واپس کئے جا رہے تھے۔

○ لاہور ائیرپورٹ' شوکت خانم میموریل ہسپتال اور بعض دیگر بم دھماکوں کے دو ملزمان کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنا دیا ہے۔

○ کابینہ نے احتسابی آرڈی ننس کی منظوری دے دی ہے۔ اس آرڈی ننس کو چند دنوں کے اندر اندر نافذ کر دیا جائے گا۔ کابینہ نے جو دیگر اہم فیصلے کئے ہیں ان میں ارکین پارلیمنٹ کو الاٹ شدہ پلاٹ واپس لینے کا حکم اور اسلام آباد (نیوسٹی کے منصوبہ کی تحقیقات شامل ہے۔ حکومت نے 18 وزارتی ڈویژن ختم کر دیئے ہیں اور 3 وزارتیں ختم یا دوسری وزارتوں میں مدغم کر دی ہیں۔ اسلام آباد نیوسٹی کے اشتہارات روک دیئے گئے ہیں۔

○ حکومت اور آئی ایم ایف کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے صدر نے ضمانت دی ہے کہ اگلی حکومت بھی معاہدے پر عمل کرے گی۔ تازہ معاہدے کے مطابق 320 ملین ڈالر سے زیادہ رقم ملے گی

○ بیگم نصرت بھٹو شدید بیمار ہو گئی ہیں۔ ان پر مسلسل غشی کی کیفیت طاری ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سہالہ ریسٹ ہاؤس میں نظر بند اپنے شوہر مسٹر آصف زرداری سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ان کے تینوں بچے بلاول' بختاور اور آصفہ بھی موجود تھے۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کی جنرل کونسل نے اپنے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ اور اقبال احمد خان پر عدم اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔

○ سیونگز سکیموں کے منافع اور تمام پرائز بانڈوں کی منافع کی رقوم میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کا منافع 40ء8 فیصد بڑھا دیا گیا ہے۔ ایک لاکھ روپے کے ریگولر انکم سرٹیفکیٹ کے ماہانہ منافع میں 80 روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ 50 روپے کے بانڈ کا پہلا انعام 60 ہزار' 500 کا 5 لاکھ ایک ہزار کا دس لاکھ' دس ہزار کا سوا کروڑ اور 25 ہزار کا تین کروڑ کر دیا گیا ہے۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسٹر لغاری کو اس وعدے پر صدر بنایا گیا تھا کہ وہ آٹھویں ترمیم کو استعمال نہیں کریں گے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اسلامی بنیاد پرست چور دروازے سے برسراقتدار آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہر منتخب لیڈر برا اور ہر صدر اچھا ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ معراج خالد کو 1993ء میں میں نے اور مسٹر لغاری نے منشیات کے سمگلر اقبال بیگ سے تعلقات کے باعث پارٹی کا ٹکٹ نہ دیا تھا۔

○ لاہور میں پیپلزپارٹی نے اپنی حکومت کے خاتمہ کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا۔ پولیس نے جلوس پر لاٹھی چارج کیا اور گرفتاریاں کیں۔ سابق سینئر وزیر مشتاق اعوان اور یوسف صلاح الدین نے گرفتار شدہ کارکنوں کو رہائی دلائی۔ جلوس کے شرکاء نے صدر کے خلاف نعرہ بازی کی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ صدر پاکستان مشکل میں ہیں۔ انہیں اپنے بارے میں ناگوار فیصلے کرنے پڑ سکتے ہیں۔ نگران وزیر اعظم سے زیادہ اختیارات صدر کے پاس ہیں۔ نگران حکومت انتخاب اور احتساب کے بارے میں کوئی واضح لائحہ عمل نہیں بنا پائی۔ شاید اسے صدر کے اشارے کا انتظار ہے۔ صدر لغاری نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے مسٹر زرداری کی گرفتاری کا یہ جواز ہائی کورٹ میں پیش کیا ہے کہ وہ ملک بھر میں مظاہرے کروانا چاہتے تھے انہیں امن عامہ کو نقصان پہنچانے کے خدشہ کے باعث نظر بند کیا گیا ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے تردید کی ہے کہ انہوں نے بے نظیر بھٹو کو پاگل کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ بے نظیر کو اپنے جذبات اور الفاظ پر قابو نہیں۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

پلاٹ برائے فروخت
میں کھاتہ 14/16 قطعہ 12 بلاک 15 دارالصدر شمالی ربوہ کل 4 کنال میں سے اپنا 2 کنال پلاٹ عقبی جسے سڑک غربی سے 5 افٹ گلی کی سہولت میسر ہے بالعوض مبلغ چھ لاکھ روپے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ضرورت مند احباب زبانی یا تحریری طور پر رابطہ فرمائیں۔
میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ
فون: 2623 راجن پور